کتاب نما

تحریک احیاے اسلام کے آٹھ درخشندہ ستارے، مترجم ومؤلف: شفیق الاسلام فاروقی۔
ناشر: اذانِ سحر پبلی کیشنز، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۴۳۵۶۶۷۔ صفحات: ۳۵۲۔
قیمت: ۳۶۰ روپے۔

گذشتہ ۲۰۰ برس سے عالمِ اسلام محکومی و زوال کا شکار ہے۔ بیسویں صدی کے آغاز تک ایک دوملکوں کے سوا، باقی تمام مسلمان ممالک مغربی استعماری طاقتوں کے غلام بن چکے تھے۔ انیسویں اور بیسویں صدی میں عالمِ اسلام میں احیاے اسلام کی تحریکیں بھی کام کرنے لگی تھیں، جن کے سربراہوں کے سامنے اوّلین مسئلہ مغربی ممالک کی غلامی سے نجات کا حصول تھا۔ ان تحریکوں کے آٹھ درخشندہ ستاروں کے متعلّق، ان کی سوانح اور افکار پر مشتمل کتاب ایک شیعہ اہلِ علم علی رہنما نے Pioneers of Islamic Revivalism کے عنوان سے شائع کی جس کا دوسرا اڈیشن ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا۔ یہ کتاب اسی اڈیشن کا تنقیدی اضافوں کے ساتھ ترجمہ ہے۔

کتاب کے آغاز میں ۴۰ صفحات کا 'پیش لفظ' مترجم ومؤلف کی ژرف نگاہی، تاریخ فہمی اور عالمی حالات پر محکم گرفت کے علاوہ ان کی تنقیدی بصیرت اور احیاے اسلام کے لیے ان کے سوز وگداز سے معمور جذبات کا آئینہ دار ہے۔ انھوں نے زوالِ اُمت کے اسباب وعلل پر بحث کرتے ہوئے ہندستان کے حالات کا معروضی جائزہ پیش کرتے ہوئے سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تحریک احیاے اسلام کا تعارف بھی کرایا ہے۔

کتاب میں پانچ غیرمسلم اہلِ علم کی نگارشات ہیں جن کا تعلّق مغربی جامعات کے ان شعبوں سے ہے جو مسلم ممالک کے حالات کے خصوصی مطالعے کے لیے قائم ہیں۔ مصری رہنما محمد عبدہٗ پر مضمون لبنانی عیسائی خاتون یونی حداد نے لکھا ہے۔ محترمہ امریکی جارج ٹاؤن یونی ورسٹی

کے شعبہ 'ہسٹری آف اسلام' اور 'عیسائی مسلم تعلقات' میں پروفیسر ہیں۔ حسن البنا شہید پر مضمون امریکی دانش ور ڈیوڈ کامنز کے قلم سے ہے جو ڈکنسن کالج میں ہسٹری کے پروفیسر ہیں۔ سید قطب شہید پر تحقیقی مقالہ مغربی اسکالر چارلس ٹرپ کے قلم کا مرہونِ منت ہے۔ لبنانی رہنما موسیٰ الصدر کے متعلق مضمون بوسٹن یونی ورسٹی کے پروفیسر آگسٹس رچرڈ نورٹن کے قلم سے ہے۔ سید جمال الدین افغانی پر تحقیقی مقالہ نکی آر کیڈیا کی محققانہ نظر کا رہینِ منت ہے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی پر سوانحی اور ان کی فکرونظر پر تحقیقی مضمون سید ولی رضا نصر کے بصیرت افروز تنقیدی نقطۂ نظر کا حامل ہے جس میں ۷۰ سے زائد حوالہ جات ہیں۔ آیت اللہ روح اللہ خمینی کی انقلاب انگیز شخصیت پر باقر معین نے قلم اُٹھایا ہے۔

مترجم نے ان غیر مسلم مضمون نگاروں کے نقطۂ نظر سے اختلاف بھی کیا ہے اور اپنی اختلافی آرا بھی درج کی ہیں۔ ان مضامین کا مرکز و محور وہ شخصیتیں ہیں جو دنیا میں احیاے اسلام کے لیے متحرک رہیں اور ان کی فکرو استدلال نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو متحرک کیا ہے۔ اس کتاب سے غیر مسلم اہلِ علم کے نقطۂ نظر کا علم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کی تحریکوں کو کس زاویۂ نظر سے دیکھتے ہیں اور کس قسم کے تاثرات پھیلا رہے ہیں۔ آج مسلم ممالک میں احیاے اسلام کی تحریکوں کے نتائج سامنے آرہے ہیں۔ ایک صدی کی حق و باطل کی کش مکش نتیجہ خیز ہوتی نظر آرہی ہے۔ ترکی، مصر، ایران، تیونس، لیبیا اور شام کے حالات نہایت حوصلہ افزا ہیں۔

مسلمانوں کو مغربی استعمار کی غلامی سے نجات دلانے اور احیاے اسلام کے لیے کام کرنے والی ان تحریکوں کے بانیوں کے متعلق متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان انقلابی شخصیتوں کی فکر اور لائحہ عمل کے بارے میں حق اور مخالفت میں ان کی زندگی میں بھی بہت کچھ لکھا گیا اور اب بھی لکھا جارہا ہے۔ کتاب کے مندرجات کے بارے میں قارئین کو اختلاف بھی ہوسکتا ہے۔ اسلوبِ بیان عام فہم ہے، ترجمے کے فنی تقاضے پورے کیے گئے ہیں۔ احیاے اسلام کی تحریکوں سے دل چسپی رکھنے والوں اور عام قارئین کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہوگا۔ (ظفر حجازی)